امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی ایک عبارت پر اعتراض کا جواب

دیوبندیوں نے ہر فورم پر مار کھانے کے بعد اَب مفتی اقتدار احمد نعیمی کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانے کا داوٴ کھیلا، لیکن اہل سنت کے نزدیک کسی ایسے نعیمی کی بات کی کوئی اہمیت نہیں جو اہل سنت کے اجماعی مسائل سے خروج کر چکا ہو، مفتی اقتدار نعیمی اکابر اہل سنت کے خلاف بکواس کرتا ہے، اور اہل سنت کے کئی اجماعی مسائل سے خروج کر چکا ہے۔ اس لئے اس کی باتیں اہل سنت حنفی بریلوی مسلک پر حجت نہیں۔

امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ نے ایک رسالہ ''بدرُ الانوار فی آداب الآثار'' (۱۳۲۶ھ) تحریر فرمایا، جس میں یہ بتایا کہ بزرگان دین کے تبرکات کا اسلام میں کیا مرتبہ ہے اور سلف صالحین نے آثار و تبرکات کا کیسا ادب کیا اور برکات حاصل کئے۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے علم و فضل سے جلنے والوں سے آج تک آپ کے کسی رسالہ کا جواب لکھنے کی ہمت تو نہ ہو سکی، بس جل بھن کر آپ کے کسی رسالہ سے کوئی عبارت قطع برید کر کے بھولے بھالے عوام کی دھوکہ دینے سے کام چلا رہے ہیں۔

امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ اپنے رسالہ ''بدرُ الانوار فی آداب الآثار'' میں ایک جگہ نقش نعلین شریف پر بسم اللہ شریف لکھنے کے متعلق فرماتے ہیں:

''بسم اللہ شریف اس پر لکھنے میں کچھ حرج نہیں، اگر یہ خیال کیجئے کہ نعل مقدس قطعاً تاج فرق اہل ایمان ہے مگر اللہ عزوجل کا نام و کلام ہر شے سے اجل و اعظم و ارفع و اعلیٰ ہے۔ یونہیں تمثال میں بھی احتراز چاہئے، تو یہ قیاس مع الفارق ہے۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی جاتی کہ نام الٰہی یا بسم اللہ شریف حضور کی نعل مقدس پر لکھی جائے تو پسند نہ فرماتے، مگر اس قدر ضروری ہے کہ نعل بحالت استعمال و تمثال محفوظ عن الابتذال میں تفاوت بدیہی ہے، اور اعمال کا مدار نیت پر ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حبیس فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں وقف ہے۔) داغ فرمایا تھا حالانکہ ان کی

رانیں بہت محل بے احتیاطی ہیں۔ بلکہ سنن دارمی شریف میں ہے :اخبرنا مالك بن اسمعيل ثنا مندل بن علي الغزی حدثنی جعفر بن ابی المغیرة عن سعيد بن جبير قال كنت اجلس الى ابن عباس فاكتب في الصحيفة حتی تمتلی ثم اقلب نعلي فاكتب في ظهورهما (۱) واللہ تعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم"۔

دیوبندیوں نے حال ہی میں ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں مفتی اقتدار نعیمی کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی عبارت پر اعتراض کیا کہ یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان ہے،اور طرح طرح کے الزام لگائے ،لیکن آخر میں دی گئی دارمی شریف کی حدیث کا کوئی ذکر نہیں کیا،چونکہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا کوئی حوالہ درج نہیں فرمایا،بس مخالفین امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو بھونکنے کا بہانہ مل گیا،اب ذرا آنکھیں کھول کہ اس حوالہ کے ماخذ دیکھئے۔اور دارمی شریف کی حدیث کا حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔آخر میں ان حوالہ جات کے عکس شامل کر دیئے گئے ہیں،اور مفتی اقتدار نعیمی کی علمی حیثیت بھی کھول دی گئی ہے۔

کنز العمال شریف میں ہے :

"عن سائب بن يزيد قال :رأيت خيلاً عند عمر ابن الخطاب موسومة في افخاذها ، حبيس في سبيل الله "۔

(کنز العمال :جز ۱۲ :حدیث ۳۵۷۷۴،ص ۵۲۶،مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ)

''سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے دیکھے گھوڑے عمر بن خطاب کے پاس جن کے رانوں پر لکھا تھا حبیس فی سبیل اللہ۔"

اسی طرح طبقات ابن سعد میں ہے :

" قال أخبرنا محمد بن عمر قال :حدثني محمد بن عبدالله الزهري عن زهر عن السائب بن يزيد قال :رأيت خيلاً عند عمر ابن الخطاب ، رحمه الله، موسومة في افخاذها ، حبيس في سبيل الله "

(طبقات الکبیر، مطبوعہ مکتبہ الخانجی، قاہرہ، مصر: ص ۲۸۵)

"سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے دیکھے گھوڑے عمر بن خطاب کے پاس جن کے رانوں پر لکھا تھا حبیس فی سبیل اللہ۔"

اسی طرح تاریخ طبری میں ہے:

"عن سائب بن یزید قال: رأیت خیلاً عند عمر ابن الخطاب موسومة فی افخاذها، حبیس فی سبیل اللہ"۔

(تاریخ طبری، جز رابع، مطبوعہ دار المعارف مصر، ص ۲۱۱)

"سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے دیکھے گھوڑے عمر بن خطاب کے پاس جن کے رانوں پر لکھا تھا حبیس فی سبیل اللہ۔"

المبسوط سرخسی میں ہے:

"روی انه اجتمع فی خلافة عمر رضی اللہ عنه ثلثمائة فرس مکتوب علی افخاذها حبیس فی اللہ تعالیٰ"

(المبسوط سرخسی، جز ۱۲، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت (لبنان)، ص ۴۵)

"بے شک مروی ہے کہ خلافت عمر میں تین سو گھوڑے جمع کئے گئے جن کی رانوں پر لکھا تھا حبیس فی سبیل اللہ۔"

درمختار، جلد ۳، ص ۱۵۶ میں ہے: امام صفار رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا کہ اگر میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہدنامہ لکھ دیا جائے تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے اور عذاب قبر سے مامون فرمائے۔

دُرمختار میں ہے کہ میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہدنامہ لکھنے سے اُس کی بخشش کی اُمید ہے، کسی صاحب نے وصیت کی تھی کہ ان کی پیشانی اور سینہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ دیں، وصال کے بعد لکھ دی گئی پھر خواب میں نظر آئے تو حال پوچھنے پر فرمایا جب میں قبر میں رکھا گیا تو عذاب کے فرشتے آئے، جب میری پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی دیکھی تو کہا کہ تجھے عذاب الٰہی سے امان ہے۔

دارمی شریف، ص ۴۳۸-۴۳۹ میں ہے:

سعید بن جبیر سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھتا اور صحیفہ میں لکھتا یہاں تک کہ وہ بھر جاتا، پھر میں اپنے جوتے نکالتا اور ران کے بالائی حصوں پر لکھتا۔

حافظ خطیب بغدادی اپنی کتاب "تقیید العلم" ص ۱۳۱ میں یہی حدیث لکھتے ہیں :

سعید بن جبیر سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھتا اور صحیفہ میں لکھتا یہاں تک کہ وہ بھر جاتا، پھر میں اپنے جوتے نکالتا اور ران کے بالائی حصوں پر لکھتا۔

﴿ تصانیف کی عبارات کی روشنی میں فتوٰی نمبر : 01 ﴾

نقشِ نعلین شریفین پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے میں کچھ حرج نہیں۔

فتاوٰی رضویہ: جلد نمبر 21: صفحہ نمبر 413 (فہارس: صفحہ نمبر: 640)، مصنف: احمد رضا خان بریلوی

حضورِ اقدس ﷺ کے نعلینِ پاک کے عکس کے درمیان بسم اللہ شریف یا عہد نامہ لکھنا جائز ہے۔

فتاوٰی بریلی شریف صفحہ: 352، مصنف: محمد عبدالرحیم المعروف نشتر فاروقی + محمد یونس رضا اویسی ناشر: دارالافتاء سوداگران بریلی شریف

اب اسی مسئلہ کے متعلق مفتی اقتدار احمد نعیمی سے پوچھتے ہیں کہ اُن کا نظریہ کیا ہے؟ اور انہوں نے احمد رضا پر کیا فتوٰی لگایا ہے؟

نعلین پاک کے نقشے پر بسم اللہ لکھنا یا اللہ لکھنا یا کوئی آیت و حدیث شریف لکھنا شرعاً قطعاً ناجائز اور بے ادبی ہے۔ نہ دائیں نہ بائیں نہ نیچے نہ اوپر کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا اسمِ پاک نہ لکھا جائے۔ جو شخص جانتے بوجھتے عقل رکھتے ایسی گستاخی کرے، وہ گمراہ ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

حوالہ: نقشہ نعلِ پاک پر اسماءِ مبارکہ لکھنا، صفحہ نمبر: 03 مصنف: مجددِ ملت مفتی اقتدار احمد نعیمی قادری

ناظرین آپ دیکھ لیں کہ مفتی اقتدار احمد نعیمی قادری نے ایک مسئلہ میں اپنے امام احمد رضا اور نشتر فاروقی و یونس رضا اویسی پر چار فتوے لگائے

۱. بے ادب : ۲. گستاخ : ۳. گمراہ : ۴. احمد رضا کے پیچھے نماز نہ ہونا۔

﴾ تصانیف کی عبارات کی روشنی میں فتوی نمبر : 11 ﴿

امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانورانِ صدقہ کی رانوں پر حُبِس فی سبیلِ اللہ داغ فرمایا تھا۔

فتاوی رضویہ ، جلد : 21 ، صفحہ : 640 ، مصنف احمد رضا خان بریلوی

اب اسی مسئلہ سے متعلق رضا خانی مفتی اقتدار احمد نعیمی کا فتوی بھی سنیں۔

کیا فاروقِ اعظمؓ ان تمام تصورات لرزہ خیز سے آنکھیں بند کیئے ہوئے تھے؟ کیا فاروقِ اعظم پر اسماءِ الہیہ کی عزت وادب لازم نہ تھا کیا یہ جھوٹی تہمت بنا کر فاروقِ اعظم کے دشمن رافضیوں کی نگاہ میں فاروقِ اعظمؓ کو بدنام کرنے کی حماقت نہیں؟ کیا فاروقِ اعظم کی عزت پر ایسے مضطرب ومشکوک ومجہول اقوال کو رد نہیں کیا جا سکتا؟ ایسے بے فکرے صاحبانِ فتاویٰ کو قدمِ فاروقی پر قربان نہیں کیا جا سکتا؟ اب بتایئے ایسی مضطرب روایات پر مدعی علیہ کا اتنی گستاخی بے ادبی کی بنیاد رکھنا کہاں تک روا ہے؟

نقشہِ نعلِ پاک پر اسماءِ مبارکہ لکھنا ، مصنف : مجددِ ملت اقتدار احمد نعیمی ، صفحہ : 53,54

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مفتی اقتدار احمد نعیمی صاحب نے اپنی ایک عبارت میں اپنے امام احمد رضا پر چار فتوے لگائے؟

۱. احمد رضا کی رافضیوں کو خوش کرنے کیلئے فاروقِ اعظمؓ پر جھوٹی تہمت لگانا

۲. مضطرب ومشکوک ومجہول اقوال کا حضرت عمرؓ کی جانب منسوب کرنا

۳. احمد رضا گستاخ اور بے ادب ہے، جس نے فاروقِ اعظمؓ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کی

۴. اس روایت کا حوالہ دیکر اعلیحضرت نے حماقت کی، اسلیئے بریلوی مفتی مجددِ ملت اقتدار احمد نعیمی صاحب کی تحقیق کے مطابق احمد رضا احمق بن گیا کیونکہ احمد رضا نے فاروقِ اعظم کو بدنام کرنے کی حماقت کی۔

میری رضا خانی مفتیوں سے پرزور اپیل ہے کہ تمام مفتیانِ کرام اپنے امام پر مندرجہ بالا چاروں فتوے لگائیں اور عوام کے سامنے بیان کریں۔

بسلسلہ تبلیغ جماعت نوری

بزرگان دین کے تبرکات کا اسلام میں کیا مرتبہ ہے اور سلف صالحین نے ان تبرکات کا کیسا ادب
کیا اور برکات حاصل کئے

از تازہ افادات

امام اہلسنت مجدد دین و ملت حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مسمی بنام تاریخی

بدر الانوار فی آداب الآثار

۱۳۲۶

حسب ارشاد: سید محمد معصوم جیلانی قادری نوری

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

عورت دردِ زہ کے وقت اپنے داہنے ہاتھ میں لے آسانی ہو۔ جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہ خلق میں معزز ہو زیارت روضۂ مقدس نصیب ہو۔ یا خواب میں زیارت اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے مشرف ہو جس لشکر میں ہو نہ بھاگے۔ جس قافلہ میں ہو نہ لٹے۔ جس کشتی میں ہو نہ ڈوبے جس مال میں ہو نہ چُرے۔ جس حاجت میں اُس سے توسل کیا جائے پوری ہو۔ جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں حاصل ہو۔ موضع درد و مرض پر اُسے رکھ کر شفائیں ملی ہیں۔ مہلکوں مصیبتوں میں اُس سے توسل کر کے نجات و فلاح کی راہیں کھلی ہیں۔ اس باب میں حکایات صلحا و روایات علماء بکثرت ہیں۔ کہ امام تلمسانی وغیرہ نے فتح المتعال وغیرہ میں ذکر فرمائیں اور بسم اللہ شریف اُس پر لکھنے میں کچھ حرج نہیں اگر یہ خیال کیجئے کہ نعل مقدس قطعاً تاجِ فرقِ اہل ایمان ہے مگر اللہ عزوجل کا نام و کلام ہر شئے سے اجل و اعظم و ارفع و اعلیٰ ہے یوہیں تمثال ہے بھی احتراز چاہیئے۔ تو یہ قیاس مع الفارق ہے۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عرض کی جاتی کہ نام الٰہی یا بسم اللہ شریف حضور کی نعل اقدس پر لکھی جائے تو پسند نہ فرماتے۔ مگر اس قدر ضروری ہے کہ نعل بحالت استعمال و تمثال محفوظ عن الابتذال میں تفاوت بدیہی ہے ـــ اور اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حبیس فی سبیل اللہ داغ فرمایا تھا۔ حالانکہ اُن کی رانیں بہت محل بے احتیاطی

ہیں بلکہ سُنن دارمی شریف میں ہے اخبرنا مالک بن اسمٰعیل ثنا
مندل بن علی العنزی حدثنی جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید
بن جبیر قال کنت اجلس الی ابن عباس فاکتب فی الصحیفۃ
حتی تمتلئ ثم اقلب نعلی فاکتب فی ظهورهما واللّٰہ تعالیٰ اعلم
وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فصل چہارم

مسئلہ مسئولہ حضرت سید حبیب اللہ زعبی دمشقی طرابلسی
جیلانی وارد حال بریلی ۔ ۷ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں
کہ جو لوگ تبرکات شریف بلاسند لاتے ہیں۔ اُن کی زیارت کرنا
چاہیے یا نہیں اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ آج کل مصنوعی تبرکات
زیادہ لئے پھرتے ہیں۔ یہ اُن کا کہنا کیسا ہے اور جو زائر کچھ نذر کرے
اُس کا لینا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص خود مانگے اُس کا مانگنا کیسا
ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے آثار و تبرکات شریفہ کی تعظیم دین
مسلمان کا فرض عظیم ہے۔ تابوت سکینہ جس کا ذکر قرآن عظیم میں ہے
جس کی برکت سے بنی اسرائیل ہمیشہ کافروں پر فتح پاتے۔ اُس میں کیا

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

رجلاً يَدْعون حتى انتهى إليَّ وأنا إلى جنبه فقال : هات فحُصرتُ وأخذني من الرِّعدة أفْكَل [1] حتى جعل يجد مسَّ ذلك مني فقال : ولو أن تقولَ : اللهم اغفر لنا ! اللهم ارحمنا ! قال ثم أخذَ عمر فما كان في القوم أكثرُ دمعةً ولا أشدُّ بكاء منه ، ثم قال : إيهاً الآن فتفرَّقوا (ابن سعد) .

٣٥٧٧٣ ـ عن أبي وجزة عن أبيه قال : كان عمرُ بن الخطاب يحمي النقيعَ [2] لخيلِ المسلمين ويحمي الربذةَ والشرف لإبلِ الصدقةِ ويحملُ على ثلاثين ألف بعيرٍ في سبيلِ الله كلَّ سنةٍ (ابن سعد) .

٣٥٧٧٤ عن السائب بن يزيد قال : رأيتُ خيلاً عند عمرَ ابن الخطاب موسومة في أفخاذِها ، حبيسٌ في سبيل الله (ابن سعد) .

٣٥٧٧٥ ـ عن السائب بن يزيد قال:رأيتُ عمرَ بن الخطاب السنة

---

(١) أفكل : الأفكل ـ بالفتح ـ : الرعدة من برد أو خوف ، ولا يبنى منه فعل وهمزته زائدة ووزنه أفعل ، ولهذا إذا سميت به لم تصرفه للتعريف ووزن الفعل ، ومنه حديث عائشة رضى الله عنها « فأخذني أفكل وارتعدت من شدة الغيرة » . النهاية ١/٥٦ . ب

(٢) النقيع : وفيه « أن عمر حمى غَرَزْ النقيع » هو موضع حماه لِنَعَم الفيء وخيل المجاهدين ، فلا يرعاه غيرها ، وهو موضع قريب من المدينة كان يستنقع فيه الماء : أي يجتمع . النهاية ٥/١٠٨ . ب

ذخائر العرب
٣٠

تاريخ الطبري

تاريخ الرسل والملوك

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري
٢٢٤ - ٣١٠ هـ

الجزء الرابع

تحقيق
محمد أبو الفضل إبراهيم

دار المعارف بمصر

فنأتيه بقُدَيد ، فلا يغيب عنه امرأة بِكْرولاَ ثَيِّب ، فيعطيهنّ في أيديهنّ ، ثم يروح فينزل عُسفان ، فيفعل مثل ذلك أيضاً حتى تُوُفّىَ .

حدّثنى الحارث ، قال : حدّثنا ابنُ سعد ، قال : أخبرنا محمد بن عمر ، قال : حدّثنى عبد الله بن جعفر الزهرىّ وعبد الملك بن سليمان ، عن إسماعيل بن محمد بن سعد ، عن السائب بن يزيد ، قال : سمعتُ عمر ابن الخطاب ، يقول: والله الذى لا إله إلاهو ؛ ثلاثاً ؛ ما من أحد إلاّ له فى هذا المال حقّ أعطيَه أو مُنِعَه ؛ وما أحد أحقّ به من أحد إلا عبد مملوك ؛ وما أنا فيه إلاّ كأحدهم ؛ ولكنّا على منازلنا من كتاب الله، وقسمنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ، والرجل وبلاؤه فى الإسلام ، والرّجل وقَدَمه فى الإسلام ، والرّجل وغَنَاؤه فى الإسلام ، والرّجل وحاجته ؛ والله لئن بقيتُ ليأتينّ الراعىَ بجبل صنعاء حظُّه من هذا المال وهو مكانه .

قال إسماعيل بن محمد : فذكرت ذلك لأبى ، فعرف الحديث .

حدّثنى الحارث ، قال : حدّثنا ابنُ سعد ، قال : أخبرنا محمد بن عمر ، قال : حدّثنى محمد بن عبد الله عن الزهرىّ ، عن السائب بن يزيد ، قال : رأيتُ خيلاً عند عمر بن الخطاب موسومة فى أفخاذها : «حبيس فى سبيل الله ». ٢٧٥٣/١

حدّثنى الحارث ، قال : حدّثنا ابن سعد ، قال : أخبرنا محمد بن عمر ، قال : حدثنى قيس بن الربيع ، عن عطاء بن السائب ؛ عن زاذان ، عن سلمان ؛ أنّ عمر قال له: أملِك أنا أم خليفة ؟ فقال له سلمان : إن أنت جبيت من أرض المسلمين درهماً أو أقلّ أو أكثر ؛ ثمّ وضعتَه فى غير حقه ؛ فأنت ملِك غير خليفة ؛ فاستعبر عمر .

حدّثنى الحارث ، قال : حدّثنا ابنُ سعد ، قال : أخبرنا محمد بن عمر ، قال : حدّثنى أسامة بن زيد ، قال : حدّثنى نافع مولى آل الزبير ، قال : سمعتُ أبا هريرة يقول : يرحم الله ابن حَنْتَمة ! لقد رأيتُه عام الرّمادة ؛ وإنه ليحمل على ظهره جرابين وعُكّة زيت فى يده ؛ وإنه ليعتقِب هو وأسلم ؛

كتاب الطبقات الكبير
لمحمد بن سعد بن منيع الزهري
ت ٢٣٠ هـ
تحقيق
الدكتور علي محمد عمر
الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة
كتاب الطبقات الكبير
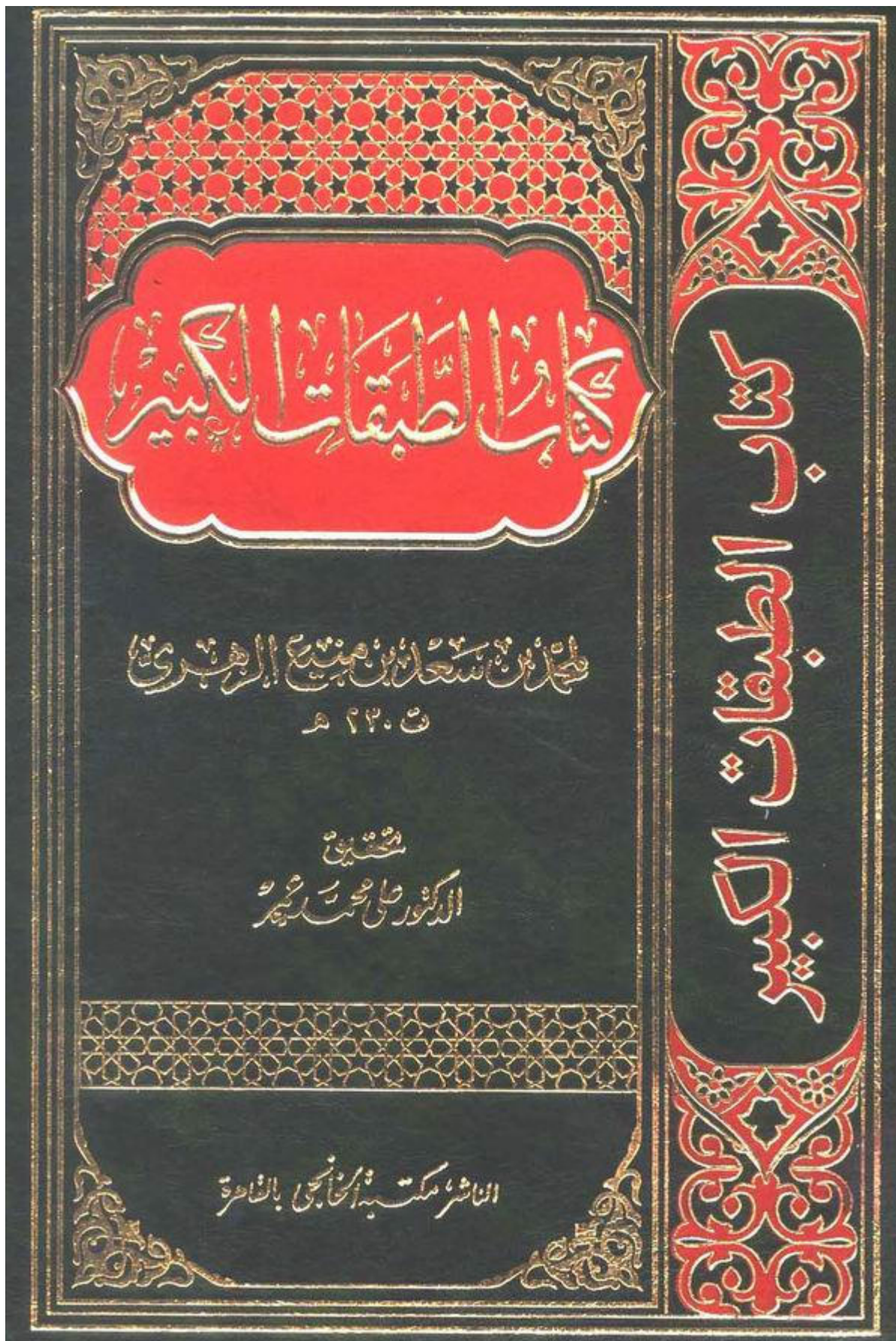
قال : أخبرنا محمد بن عمر قال : حدّثنى محمد بن عبد الله الزهرىّ عن الزهرىّ عن السائب بن يزيد قال : رأيتُ خيلاً عند عمر بن الخطّاب ، رحمه الله ، موسومة فى أفْخاذها : حَبيسٌ فى سبيل الله .

قال : أخبرنا محمّد بن عمر قال : حدّثنى عكرمة بن عبد الله بن فَرّوخ عن السائب بن يزيد قال : رأيتُ عمر بن الخطّاب السّنة يُصْلِحُ أداة الإبل التى يحمل عليها فى سبيل الله بَرَاذِعَها وأَقْتَابَها ، فإذا حَمَلَ الرجلَ على البعير جَعَلَ معه أداته .

قال : أخبرنا محمّد بن عمر قال : حدّثنى كثير بن عبد الله المُزَنىّ عن أبيه عن جَدّه أنّ عمر بن الخطّاب استأذنه أهل الطريق يبنون ما بين مكّة والمدينة فأذِنَ لهم وقال : ابن السبيل أحقّ بالماءِ والظلّ .

قال : أخبرنا محمد بن عمر قال : حدّثنى قيس بن الربيع عن عاصِم الأحول عن أبى عثمان النهدىّ عن عمر بن الخطّاب أنّه كان يُغْزِى الأعْزَب عن ذى الحَليلَة ، ويُغْزِى الفارس عن القاعد .

قال : أخبرنا محمد بن عمر قال : حدّثنى ابن أبى سَبْرَة عن خارجة بن عبد الله بن كعب عن أبيه عن عمر بن الخطّاب أنّه كان يُعقب بين الغزاة وينهى أن تُحْمَلَ الذّرّيّةُ إلى الثغور .

قال : أخبرنا محمّد بن عمر قال : حدّثنى قيس بن الربيع عن عطاء بن السائب عن زاذان [1] عن سلمان أنّ عمر قال له : أمَلِكٌ أنا أم خَلِيفَة ؟ فقال له سلمان : إنْ أنْتَ جَبَيْتَ من أرض المسلمين درهمًا أو أقلّ أو أكثر ثمّ وضعته فى غير حَقّه فأنتَ مَلِكٌ غير خليفَة . فاستعبر عمر .

قال : أخبرنا محمّد بن عمر قال : حدّثنى عبد الله بن الحارث عن أبيه عن سفيان بن أبى العوجاءِ قال : قال عمر بن الخطّاب : والله ما أدرى أخليفة أنا أم مَلِكٌ ، فإن كنتُ مَلِكًا فهذا أمرٌ عظيم . قال قائل : ياأمير المؤمنين إنّ بينهما فرْقًا ، قال : ما هو ؟ الخليفة لا يأخُذُ إلاّ حَقًّا ولا يضعه إلا فى حَقّ ، فأنت بحمد الله كذلك ، والمَلِكُ يَعْسِفُ الناسَ فيأخذ من هذا ويُعطى هذا . فسكت عمر .

---

(١) فى متن ل « زادان » وبالهامش : الشيخ محمد عبده « زاذان » وآثرت قراءة الشيخ اعتماد على رواية ث ، والمزى ج ٢٠ ص ٨٧

﴿ الجزء الثاني عشر من ﴾

كتاب
المبسوط لشمس الدين
السرخسي

وكتب ظاهر الرواية أتت * ستا وبالأصول أيضا سميت
صنفها محمد الشيباني * حرر فيها المذهب النعماني
الجامع الصغير والكبير * والسير الكبير والصغير
ثم الزيادات مع المبسوط * تواترت بالسند المضبوط
ويجمع الست كتاب الكافي * للحاكم الشهيد فهو الكافي
أقوى شروحه الذي كالشمس * مبسوط شمس الأمة السرخسي

﴿ تنبيه ﴾ قد باشر جمع من حضرات أفاضل العلماء تصحيح هذا الكتاب بمساعدة جماعة من ذوي الدقة من أهل العلم والله المستعان وعليه التكلان

دار المعرفة
بيروت - لبنان

خصومة وارث أوغريم لاتصال المنفعة اليه وذلك ينعدم بما يذكره الموقف فلا يشتغل أحد بإبطاله والوصية تحتمل التعليق بالشرط فانها في الاصل اثبات الخلافة بعد الموت والتعليق بالشرط يليق به (والوجه الثاني: ان الموقف بعد اتمام الوقف بالتسليم الى المتولي يخاصم فيه الى قاض يرى اجازته ويطلب منه ابطاله حتى يقضي القاضي باجازته فينفذ قضاؤه لانه قضي عن اجتهاد في مجلسه وليس لاحد بعد ذلك ابطاله فاما أن يكون اجازته في نسخة على حدة ويشهد الشهود على ذلك ويكتب ذلك في آخر صك الوقف. والذي جرى الرسم به لأن أنهم يكتبون اقرار الواقف بذلك والمقصود لا يحصل فاقراره لا يكون حجة في حق الذي يرى ابطاله وربما يكتبون وقد رفع هذا الى قاض من القضاة وهذا كذب ان لم يكن رفع الى أحد ولا رخصة في الكذب والمقصود لا يتم به أيضاً فربما يذهب اجتهاد قاض الى أن القضاء والاجارة من المجهول لا تعتبر فانما يتم المقصود بما ذكرنا. قال (ولا يجوز أن يوقف على تجهيز الرجل بالكراع والسلاح والنفقات في سبيل الله تعالى ويبين ذلك في صك) وهذا لانه من باب القربة والطاعة فانه جهاد بالمال والجهاد سنام الدين وهذه جهة لا انقطاع لها ما بقيت الدنيا قال عليه الصلاة والسلام الجهاد ماض منذ بعثني الله تعالى الى أن يقاتل آخر عصابة من أمتي الدجال فلهذا يجوز الوقف على هذه الجهة. قال (وان كان في الضيعة مماليك وأزواجهم وأولادهم يعملون فيها فوقفها بمن فيها منهم وسماهم جاز ذلك) لان المقصود وهو الغلة بعملهم يحصل والوقف فان كان يختص بالعقار فيجوز أن يثبت في المنقول تبعاً للعقار وعلى هذا آلات الحراثة اذا ذكرها في الوقف يثبت فيها حكم الوقف تبعاً وهو كالشرب والطريق يدخل في البيع تبعاً وان كان لا يجوز البيع فيه مقصوداً ثم في وقف المنقول مقصوداً اختلاف بين أبي يوسف ومحمد رحمهما الله ذكره في السير الكبير (والجواب) الصحيح فيه ان ما جرى العرف بين الناس بالوقف فيه من المنقولات يجوز باعتبار العرف وذلك كثياب الجنازة وما يحتاج اليه من القدور والأواني في غسل الميت والمصاحف والكراع والسلاح للجهاد فانه روى انه اجتمع في خلافة عمر رضي الله عنه ثلثمائة فرس مكتوب على افخاذها حبيس في سبيل الله تعالى وهذا الاصل معروف أن ما تعارفه الناس وليس في عينه نص يبطله فهو جائز وبهذا الطريق جوزنا الاستبضاع فيما فيه تعامل لقوله عليه الصلاة والسلام ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن. قال (واذا وقفها على أمهات أولاده في حال وقفه ومن يحدث منهن بعد ذلك وسمى

ردّ المحتار

على

الدرّ المختار شرح تنوير الأبصار

لخاتمة المحقّقين

محمّد أمين الشهير بابن عابدين

مع تكملة ابن عابدين لنجل المؤلف

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود | الشيخ علي محمّد معوّض

قدّم له وقرّظه

الأستاذ الدكتور محمد بكر إسماعيل
كلية الدراسات - جامعة الأزهر

الجزء الثالث

يحتوي على الكتب التالية

تتمة كتاب الصلاة - الزكاة - الصوم - الحج

دار عالم الكتب
للطباعة والنشر والتوزيع
الرياض

ولا إجلاس القارئين عند القبر وهو المختار. عظم الذمي محترم. إنما يعذب الميت ببكاء أهله إذا أوصى بذلك. كتب على جبهة الميت أو عمامته أو كفنه عهد نامه ترجى أن يغفر الله للميت.

أوصى بعضهم أن يكتب في جبهته وصدره ـ بسم الله الرحمن الرحيم ـ ففعل، ثم رئي في المنام فسئل فقال: لما وضعت في القبر جاءتني ملائكة العذاب، فلما رأوا مكتوباً على جبهتي بسم الله الرحمن الرحيم قالوا: أمنت من عذاب الله.

والمستحب كونه نهاراً. شرح المنية. قوله: (ولا إجلاس القارئين عند القبر) عبارة نور الإيضاح وشرحه: ولا يكره الجلوس للقراءة على القبر في المختار لتأدية القراءة على الوجه المطلوب بالسكينة والتدبر والاتعاظ اهـ. قوله: (عظم الذمي محترم) فلا يكسر إذا وجد في قبره، لأنه كما حرم إيذاؤه في حياته لأنه مثلة وجبت صيانة نفسه عن الكسر بعد موته. خانية. وأما أهل الحرب، فإن احتيج إلى نبشهم فلا بأس به. تاترخانية عن الحجة، فتنبش وترفع العظام والآثار، وتتخذ مقبرة للمسلمين أو مسجداً كما في الواقعات. إسماعيل. قوله: (إنما يعذب الخ) قال بعضهم: يعذب لما في الحديث «إنَّ المَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»[1] وقال عامة العلماء: لا لقوله تعالى: ﴿ولا تزر وازرة وزر أخرى﴾ وتأويل الحديث أنهم في ذلك الزمان كانوا يوصون بالنوح، فقال عليه الصلاة والسلام ذلك. بحر عن الظهيرية. وفي شرح التكملة أن المراد من الحديث الندب والنياحة. وعن عائشة رضي الله تعالى عنها «أن النبي ﷺ قال ذلك لما مرّ على قوم يبكون على يهوديّ فقال: إنه ليعذب وهم يبكون عليه» اهـ إسماعيل. قوله: (عهد نامه) بفتح الميم وسكون الهاء، ومعناه بالفارسية: الرسالة، والمعنى رسالة العهد. والمعنى أن يكتب شيء مما يدل أنه على العهد الأزلي الذي بينه وبين ربه يوم أخذ الميثاق من الإيمان والتوحيد والتبرك بأسمائه تعالى، ونحو ذلك ح. قوله: (يرجى الخ) مفاده الإباحة أو الندب. وفي البزازية قبيل كتاب الجنايات: وذكر الإمام الصفار: لو كتب على جبهة الميت أو على عمامته أو كفنه «عهد نامه» يرجى أن يغفر الله تعالى للميت ويجعله آمناً من عذاب القبر. قال نصير: هذه رواية في تجويز ذلك، وقد روي أنه كان مكتوباً على أفخاذ أفراس في إصطبل الفاروق: حبيس في سبيل الله تعالى اهـ.

مَطْلَبٌ فِيمَا يُكْتَبُ عَلَى كَفَنِ ٱلْمَيِّتِ

وفي فتاوى المحقق ابن حجر المكي الشافعي: سئل عن كتابة العهد على الكفن وهو لا إله إلا الله والله أكبر، لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، لا إله إلا الله

(١) أخرجه البخاري ٣/ ١٧٥ (١٣٠٤) ومسلم ٢/ ٦٣٦ (١٢ـ ٩٢٤).

تأليف

الامام الحافظ أبو محمد عبدالله بن عبدالرحمن بن الفضل بن بهرام الدارمي
(١٨١ - ٢٥٥هـ)

تحقيق

حسين سليم أسد الداراني

الجزء الأول

المقدمة - الطهارة

من حديث : ١ - ١٢١٩

دار المغني للنشر والتوزيع

عَنْ ابْنِ عُمَرَ ـ رَضِيَ الله عَنْهُمَا ـ أَنَّهُ قَالَ : قَيِّدُوا هٰذَا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ [1] .

٥١٦ ـ أخبرنا أبو النعمان ، حدثنا عبد الواحد ، حدثنا عثمان بن حكيم قال :

سَمِعْتُ سَعيد بْن جُبَيْرٍ يَقُولَ : كُنْتُ أَسيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ رَضِيَ الله عَنْهُ ـ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَيْلاً ، وَكَانَ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ حَتَّىٰ أُصْبحَ فَأَكْتُبَهُ [2] .

٥١٧ ـ أخبرنا إسماعيل بن أبان ، عن يعقوب القمي ، عن جعفر بن أبي المغيرة ،

عَنْ سَعيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : كُنْتُ أَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ رَضِيَ الله عَنْهُمَا ـ فِي صَحِيفَةٍ ، وأَكْتُبُ فِي نَعْلِي [3] .

---

(١) رجاله ثقات، غير أنه منقطع، عبد الملك بن عبد الله بن أبي سفيان لم يدرك عبد الله بن عمر ، والله أعلم . ولكن الأثر صحيح لغيره ، وما وجدته في غير هذا المكان . وانظر الأوسط للطبراني برقم (٨٥٢) ، والمستدرك ١/١٠٦ .

(٢) إسناده صحيح ، وأبو النعمان هو محمد بن الفضل عارم ، وعبد الواحد هو : ابن زياد .
وأخرجه ابن أبي شيبة ٩/٥١ برقم (٦٤٨٥) ـ ومن طريقه أخرجه ابن عبد البر في « جامع بيان العلم » برقم (٤٠٥) ـ من طريق ابن نمير ، عن عثمان بن حكيم ، بهذا الإسناد . وهذا إسناد صحيح ، وابن نمير هو : عبد الله .
وعند الخطيب في « تقييد العلم » ص (١٠٢ ، ١٠٣) طرق وروايات أخرىٰ ، منها الروايتان الآتيتان .

(٣) رجاله ثقات ، غير أن ابن مندة قال : « جعفر بن أبي المغيرة ليس بالقوي في سعيد بن جبير » .
وأخرجه الخطيب في « تقييد العلم » ص (١٠٢) من طريق حسن بن الربيع ، حدثنا يعقوب بن عبد الله القمي ، بهذا الإسناد . وانظر سابقه ولاحقه .

٥١٨ ـ **أخبرنا** مالك بن إسماعيل، حدثنا مندل بن علي العنزي، حدثني جعفر بن أبي المغيرة،

عَنْ سَعِيدِ بن جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَىٰ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَكْتُبُ فِي الصَّحِيفَةِ حَتَّىٰ تَمْتَلِىءَ، ثُمَّ أَقْلِبُ نَعْلَيَّ فَأَكْتُبُ فِي ظُهُورِهِمَا [1].

٥١٩ ـ **أخبرنا** عمرو بن عون، أنبأنا فضيل،

عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكَتِّبِ، قَالَ: رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ التَّفْسِيرَ عِنْدَ [2] مُجَاهِدٍ [3].

٥٢٠ ـ **أخبرنا** محمد بن سعيد، أنبأنا وكيع [4]، حدثنا أبي

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ عِنْدَ الْبَرَاءِ بِأَطْرَافِ الْقَصَبِ عَلَىٰ أَكُفِّهِمْ [5].

---

(١) إسناده ضعيف لضعف علي بن مندل العنزي، وأخرجه الرامهرمزي في «المحدث الفاصل» برقم (٣٤٧)، والخطيب في «تقييد العلم» ص (١٠٢) من طريق مندل بن علي، بهذا الإسناد. وانظر التعليقين السابقين.

(٢) في المطبوعات وفي (ق): «عن».

(٣) إسناده صحيح، وفضيل هو: ابن عياض، وعبيد هو: ابن مهران.
وأخرجه الخطيب في «تقييد العلم» ص (١٠٥) من طريق عبد الله بن أحمد، عن أبيه، حدثنا وكيع، بهذا الإسناد.

(٤) في (ك، ق): «أبو وكيع».

(٥) إسناده صحيح، وعبد الله بن حنش ترجمه البخاري في الكبير ٥/ ٦٨ ولم يورد فيه جرحاً ولا تعديلاً، وأورد ابن أبي حاتم في «الجرح والتعديل» ٥/ ٣٩ بإسناده إلى ابن معين أنه قال: «عبد الله بن حنش، ثقة».
وقال ابن أبي حاتم: «سألت أبي عنه فقال: لا بأس به». وذكره ابن حبان في الثقات ٥/ ٥٥.
وأخرجه أبو خيثمة في «العلم» برقم (١٤٧)، وابن أبي شيبة ٩/ ٥١ برقم (٦٤٨٩) ـ ومن طريقه أخرجه ابن عبد البر في «جامع بيان العلم» برقم (٤٠٨) ـ والخطيب في «تقييد العلم» ص (١٠٥) من طريق وكيع، بهذا الإسناد. =

تقييد العلم

للإمام الحافظ

أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

تحقيق

سعد عبد الغفار علي

تقديم

فضيلة الشيخ الدكتور

محمد بن عمر بن سالم بازمول

عضو هيئة التدريس بجامعة أم القرى

كلية الدعوة وأصول الدين قسم الكتاب والسنة

دار الاستقامة

الصحيفة حتى أملأها، وأكتبُ في نعلي حتى أملأها[١].

٢٠٧- أخبرنا ابن بشران: أخبرنا ابن الصواف: حدثنا عبد الله بن أحمد: حدثني أبي: حدثنا حجاج: حدثني مِنْدَل، عن جعفر بن أبي المغيرة، عن سعيد بن جبير قال: كنتُ أكتبُ عند ابن عباس في ألواحي حتى أملأها، ثم أكتبُ في نعلي[٢].

٢٠٨- أخبرنا ابن رزقويه: أخبرنا عثمان بن أحمد: حدثنا حنبل: حدثنا حسن بن الربيع: حدثنا يعقوب القُمِّي، عن جعفر، عن سعيد بن جبير قال: كنتُ أكتبُ عند ابن عباس في صحيفتي حتى أملأها، ثم أكتبُ في ظهر نعلي، ثم أكتب في كفِّي[٣].

* وقال حنبل: حدثنا محمد بن سعيد: أخبرنا شريك، عن طارق، عن سعيد ابن جبير قال: كنتُ أسمع منَ ابن عمر وابن عباس الحديثَ بالليلِ فأكتبُه في واسطةِ

(١) إسناده ضعيف:

فيه: جعفر بن أبي المغيرة، صدوق يهم، وفي حديثه عن سعيد بن جبير كلام. انظر: تهذيب التهذيب (٢/ ٩٢)، وتقريب التهذيب (ص١٤١).

وحبان بن علي العنزي، ضعيف.

انظر: المجروحين (١/ ٢٦١)، وتقريب التهذيب (ص١٤٩).

(٢) إسناده ضعيف: أخرجه عبد الله بن أحمد في العلل ومعرفة الرجال (٢٨٩) من طريق مندل بن علي العنزي ... به.

ومندل بن علي، ضعيف. انظر: المجروحين (٣/ ٢٤- ٢٥)، والضعفاء والمتروكين (ص٩٨)، والكاشف (٢/ ٢٩٤). وانظر التخريج السابق.

(٣) إسناده حسن: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى (٦/ ٢٥٧) من طريق يعقوب بن عبد الله القمي ... به.

ويعقوب القمي، صدوق يهم. انظر: تقريب التهذيب (ص٦٠٨).

مفتی اقتدار نعیمی کا اجماعِ اہل سنت سے اِنحراف وخُروج

نہایت افسوس کی بات ہے کہ مولوی اقتدار احمد نعیمی صاحب اپنے لائق فخر باپ حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی کے پیروکار رہنے کی بجائے ناصبیت وخارجیت کی دلدل میں جا دھنسے۔اہل سنت کو حضرت حکیم الامت سے جو عقیدت تھی اُس کا کریڈٹ بھی مولوی اقتدار کو حاصل ہے،اس لئے عوام اہل سنت کی اعتقادی حفاظت کے لئے مولوی اقتدار کے بعض نظریات پیش کر رہا ہوں تا کہ وہ اہل سنت سے ایک منحرف وخارج شخص کی تحریروں سے پرہیز رکھیں:

1۔تفضیل ابوبکر پر حملہ:انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی شخص اپنے مسلمان والدین سے افضل نہیں ہوسکتا اگرچہ صحابی ہو(فتاوٰی نعیمیہ،۵:۲۴۴۔۲۴۵)......حالانکہ جو شخص حضرت ابوبکر کو افضل البشر بعد الانبیاء نہ مانے وہ اہل سنت سے خارج ہوتا ہے۔مگر جناب کے نزدیک ابو قحافہ افضل ہیں۔

2۔حضرت فاطمہ کے درجہ میں کمی:عورتوں میں حضرت مریم افضل ہیں پھر حضرت خدیجہ کبریٰ پھر حضرت عائشہ پھر ازواج مطہرات پھر تین صاحبزادیاں پھر حضرت فاطمۃ الزہراء"۔(فتاوٰی نعیمیہ،۵:۲۴۵)۔فاطمۃ الزہراء کو ازواج اور اپنی بڑی ہمشیرگان پر فضیلت نہیں،جب عمر میں چوتھے نمبر پر ہیں تو فضیلت میں بھی چوتھے نمبر پر ہیں، یہی مسلک اہل سنت ہے جو اس کے خلاف ہے وہ شیعہ رافضی ہے(فتاوٰی نعیمیہ۵:۶۹)......فتح الباری میں لکھا ہے:رقم:۳۵۳۶:وَسُئِلَ السُّبْكِيّ :هَلْ قَالَ أَحَد إِنَّ أَحَدًا مِنْ نِسَاء النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْر خَدِيجَة وَعَائِشَة أَفْضَل مِنْ فَاطِمَة ؟ فَقَالَ :قَالَ بِهِ مَنْ لَا يُعْتَدّ بِقَوْلِهِ :وَهُوَ مِنْ فَضْل نِسَاء النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيع الصَّحَابَة لِأَنَّهُنَّ فِي دَرَجَته فِي الْجَنَّة .قَالَ :وَهُوَ قَوْل سَاقِط مَرْدُود اِنْتَهَى .وَقَائِله هُوَ أَبُو مُحَمَّد بْن حَزْم وَفَسَاده ظَاهِر۔مرقاۃ میں قاری نے لکھا:وقال الحافظ ابن حجر فاطمة أفضل من خديجة وعائشة بالإجماع ثم خديجة ثم عائشة۔

3۔کعبہ میں ولادت علی کا انکار وتمسخر:اقتدار نے آٹھ اعتراضات کئے(تنقیدات:۹۵۔۹۶)۔مستدرک حاکم: فقد تواترت الأخبار أن فاطمة بنت أسد ولدت أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه في جوف الكعبة ۔اس پر اجماع سکوتی ہے۔حضرت علیؓ کی شان کا انکار ہی نہیں کیا بلکہ تمسخر اُڑایا ہے۔

والی اللہ المشتکی ۔ [illegible] ۔

4۔تمام علمائے اسلام کے مسلک میں بغیر سلام والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی پر عمل کرنا گناہ کبیرہ ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۵:۱۵۰) درود ابراہیمی نماز سے باہر پڑھنا ممنوع ہے (تنقیدات:۱۱۲)۔نیز دیکھو (تفسیر نعیمی، پ۱۶،ص۱۱)۔درود ابراہیمی راہ چلتے پڑھنے کے متعلق فتاویٰ رضویہ، ج۶، مسئلہ نمبر۴۱۳ ملاحظہ ہو:"سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رُک جائے"۔......سرکار ﷺ نے نماز سے باہر درود صدقہ سکھایا اور اُس میں سلام نہیں ہے، درود تنجینا میں سلام نہیں، درود تاج میں سلموا کے امر کا امتثال نہیں، کتنے ہی صیغہ ہائے درود ایسے ہیں کہ اُن میں سلام نہیں ہے مگر اُن کو پڑھنا یقیناً ثواب کا کام ہے......تو پھر کسی کارِ ثواب کو گناہ کبیرہ کہنا گمراہی نہیں تو کیا ہے؟......درود و سلام و آل کو جمع کرنے والا درود یقیناً جامع درود ہے مگر غیر جامع صیغہ درود کو مکروہ تحریمی کہنا اور گناہ کبیرہ ماننا بھی بدعتِ ضلالت ہے۔

5۔"صحیح یہی بات ہے کہ عورت و مرد کی دیت برابر ہے" (فتاویٰ نعیمیہ۴:۳۸۴)۔حالانکہ یہ نظریہ گمراہی ہے۔ طاہر القادری نے ۱۹۸۴ء میں اپنا موقف اخبارات میں دیا تھا تو اُس پر فتوے لگے۔مگر مفتی اقتدار نے ۲ جنوری ۱۹۹۶ء کو سائل سے سوال پا کر جو فتویٰ لکھا تھا (فتاویٰ نعیمیہ۴:۳۷۱) وہ اخبارات میں نہ چھپا کہ سب کو خبر ہو جاتی۔خود مجھے اس فتوے کا علم اسی فورم پر ہوا ہے، ہمارے علماء کرام نہ اُس کے معتقد، نہ اُس کے خلاف مشغول تحقیق کہ اُس کی ہر کتاب پر اطلاع تام پاتے اور لکھتے، یہ ایسے ہی ہے جیسے اعلیٰ حضرت نے لکھا:"۱۳۰۷ھ تک کہ میں نے سبحن السبوح لکھا خود مجھے اُن کے کفروں پر اطلاع نہ تھی"۔(الطاری الداری:ج۲ص۸۴)۔

6۔نبی پر ایمان فرض ہے، اطاعت فرض نہیں (تفسیر نعیمی:پارہ۱۶:ص۲۰۲)۔حالانکہ اولی الامر، والدین، شوہر کی اطاعت بھی قرآن پاک میں ہے۔

مفتی اقتدار نے علماء و مشائخ کی توہین کی:

1۔ہمارے بہت سے اکابر نے نادانی میں کیا سے کیا کر دیا ہے...... یہ ہمارے بزرگوں کی چشم پوشیاں ہیں کہ جن سے قوم کے گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔(فتاویٰ نعیمیہ،۱:۲۰۶)

2۔سبع سنابل کے متعلق لکھا: سخت ترین گستاخی ہے...... مجھے حیرانی ہے کہ ان کتابوں والوں کی عقلیں کہاں چلی گئی ہیں...... غلطی ہے سخت گناہ ہے(تنقیدات:۴)

3۔قلائد الجواہر: یہ قلائد کے مصنف کی خباثت ہے(تنقیدات:۵)خیانت ہے(تنقیدات:۶)

4۔فخر الدین رازی فقیہ اسلام نہیں ہیں اُن کی باتیں مضبوط نہیں ہوتیں(فتاویٰ نعیمیہ۵:۱۰۳)

5۔تفسیر روح البیان کے مصنف نے اندھا بن کر اس کو نقل کر دیا اور تفسیر روح میں اس طرح کی جھوٹی روائتیں اور جاہلانہ باتوں کی بھر مار ہے(تنقیدات:۱۷)

6.7۔محی الدین ابن عربی فصوص الحکم میں یہاں ٹھوکر کھا گئے...... ملفوظات مہریہ میں اس بات کی ناجائز تائید ہوئی...... انہوں نے یعنی ابن عربی اور پیر مہر علی شاہ صاحب نے مقام نبوت کو کما حقہ سمجھا ہی نہیں ہے(فتاویٰ نعیمیہ،۲:۳۵۶۔۳۵۷)

7۔پیر گولڑہ کے متعلق لکھا: گولڑوی سرکار آخر کس عورت کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے (سیاہ خضاب) لگاتے یا کالا خضاب لگاتے وقت کس کو جوانی کا دھوکہ دینے کا ارادہ فرماتے(فتاویٰ نعیمیہ۴:۵۳)

7۔ملفوظات مہریہ کے اکثر ملفوظ مائل بر فض اور شریعت کے خلاف ہیں(فتاویٰ نعیمیہ،۲:۳۳۹)

8۔علامہ سید احمد سعید کاظمی کے ایک خلاف رسالہ لکھا جس میں گالیاں دیں۔(فتاویٰ نعیمیہ۲:۵۳،۷۰)

8۔علامہ کاظمی صاحب کی تائید کر دینا اہل سنت کے لئے کوئی مضبوط اور قابل تقلید سند نہیں(تنقیدات:۱۲۹)

8۔علامہ کاظمی: کوئی ادنیٰ احمق طالب علم بھی ایسا استدلال نہیں کر سکتا(تنقیدات:۳۱)

9۔مولانا عطا محمد بندیالوی کے متعلق لکھا: مجھ کو حیرانگی اور افسوس ہے کہ میرے اکابر کو کیا ہو گیا جو ایسی کچی باتیں کرتے ہیں۔(فتاویٰ نعیمیہ۲:۶۷)غلام احمد منہاجی...... آ...... "مجھے" خلاق کی تلقین کر(کیا ہمارے دل نہیں دکھتے؟)

مفتی اقتدار کی جہالتیں:

1۔قاضی عیاض جو تابعی ہیں فرماتے ہیں(فتاویٰ نعیمیہ۱:۴۰)۔حالانکہ قاضی عیاض ۴۷۶ھ۔۵۴۴ھ تابعی نہیں،

2۔امام اعظم کے ہی ایک شاگرد امام اصم(رح)اور ایک اور شاگرد امام ابن عطیہ(رح)(فتاویٰ نعیمیہ۴:۳۷۳)......(ابن عطیہ غلط لکھے جا رہا ہے۔ابن علیہ ہے)اور ابن علیہ...... ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم(۱۵۱ھ۔۲۱۸ھ)

......جوامام اعظم کی وفات (۱۵۰ھ) کے ایک سال بعد پیدا ہوا، وہ امام صاحب کا شاگرد لکھا جا رہا ہے۔ الاعلام زرکلی میں اُس کی پیدائش ۱۵۱ھ لکھی ہے......ابن علية (151 - 218) ابراهيم بن اسماعيل بن ابراهيم بن مقسم الاسدى، أبو إسحاق ابن علية :من رجال الحديث. مصرى. كان جهميا، يقول بخلق القرآن. قال ابن عبد البر :له شذوذ كثيرة ومذاهبه عند أهل السنة مهجورة. جرت له مع الامام الشافعي مناظرات. وله مصنفات في الفقه، شبيهة بالجدل۔

لسان المیزان میں الاصم کے متعلق ہے: عبد الرحمن بن كيسان أبو بكر الأصم المعتزلي :صاحب المقالات في الأصول ذكره عبد الجبار الهمداني في طبقاتهم وقال كان من أفصح الناس وأورعهم وأفقههم وله تفسير عجيب ومن تلامذته إبراهيم بن إسماعيل بن علية۔

الاعلام زرکلی میں ہے:: (م۲۲۵ھ-۸۴۰ء) عبد الرحمن بن كيسان، ابو بكر الاصم. فقيه معتزلي مفسر، قال ابن المرتضى :كان من أفصح الناس وأفقههم وأورعهم، خلا أنه كان يخطىء عليا عليه السلام في كثير من أفعاله ويصوب معاوية في بعض أفعاله. وله تفسير ...... لیجئے استاد شاگرد گمراہ ہیں، جہمی معتزلی ہیں۔ کسی کے اساتذہ میں امام ابوحنیفہ کا نام نہیں ملتا۔)

3۔ امام ابن عطیہ کے دلائل مضبوط ہیں (فتاویٰ نعیمیہ ۴: ۳۷۳)۔ (حالانکہ وہ ابن علیہ ہے نہ کہ ابن عطیہ)

4۔ داتا گنج بخش، ابوالقاسم قشیری، غوث پاک عبدالقادر جیلانی متاخرین کہلاتے ہیں، ایسا ہی کشف المحجوب ص ۱۶۱ پر ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۲: ۱۶۱)۔ حالانکہ غوث پاک (پ ۴۷۱ھ) داتا صاحب (م ۴۶۵ھ) کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے تو کشف المحجوب میں کیونکر مذکور ہوئے۔

5۔ شفا شریف...... حنفی مذہب کی کتاب (فتاویٰ نعیمیہ ۲: ۱۶۲)۔ حالانکہ مصنف قاضی عیاض مالکی تھے۔

6۔ ابن حجر عسقلانی کی کتاب صواعق محرقہ (فتاویٰ نعیمیہ ۵: ۶۵)، حالانکہ وہ ابن حجر مکی کی تصنیف ہے۔

7۔ امام عبدالوہاب شعرانی حنبلی تھے (فتاویٰ نعیمیہ ۵: ۶۵)۔ حالانکہ وہ حنبلی نہ تھے۔

8۔ امیر خسرو مجدد الف ثانی کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ ۲: ۲۶)۔ حالانکہ تین صدیوں کا فرق ہے۔

9۔ مروجہ اسلام آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے رائج کیا (فتاویٰ نعیمیہ ۲: ۱۶۳)۔

حالانکہ وہ تقریباً چار صدیاں پہلے ۱۰۵۲ھ میں فوت ہوئے۔

10۔حضرت محبوب الٰہی کا بھانجا ہونے کی وجہ سے وہ (حسن نظامی) اس فتویٰ سے نہیں بچ سکتے (فتاویٰ نعیمیہ ۵:۷۱) حالانکہ درمیان میں تقریباً ساڑھے سو سال کا فرق ہے۔

11۔جھوٹی خوابیں بنانے کا آغاز چودھویں صدی میں ہوا (فتاویٰ نعیمیہ ۵:۲۸۰)۔کیا اس سے پہلے کے سب خواب سچے تھے؟

12۔لفظ (آقا) عربی لفظ ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۵:۱۲)۔حالانکہ یہ عربی زبان کا لفظ نہیں ہے۔

13۔صحابہ کرام کے علاوہ کسی کو غازی کہنا سراسر جہالت ہے اور کذب بیانی ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۴:۴۴۹) غزوہ ہند کا باب نسائی میں ہے، کیا وہ غازی بھی صحابی ہوں گے؟

مفتی اقتدار اہل بیت کی شان سننا برداشت نہیں کر سکتا:

1۔مولا علی کرم اللہ وجہہ کو قرآن ناطق کہنے والا شیعہ رافضی ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۲:۲۰۱)

2.3۔جو پنجتن پاک یا بارہ ائمہ کو علیہ السلام کہے وہ رافضی شیعہ ہے (تنقیدات:۱۲۳) تمام فقہاء علماءِ اہل سنت نے اہل بیت کے لئے علیہ السلام ناجائز اور شیعوں کی نشانی بتایا ہے (تنقیدات:۱۸۰)